سوال

(450) نماز شروع کرنے سے پہلے زبان سے نیت کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز شروع کرنے سے پہلے زبان سے نیت کرنا کیا ضروری ہے ؟ بعض حضرات کہتے ہیں کہ یہ بدعت ہے حضور ﷺ سے ثابت نہیں اور بعض احباب کہتے ہیں کہ پہلے زبان سے نیت کرنا ضروری ہے ۔ تفصیل سے جواب دیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عربی زبان میں لفظِ نیت کے معنی ''قصد وارادہ'' کے ہیں۔ ظاہر ہے کہ قصد اور ارادہ دل کا فعل ہے اور اہلِ شرع نے اس کی تعبیر یوں کی ہے : 'تَعَلُّقُ القَلبِ نَحوَ الفِعلِ اِبتِغَاءً لِمَرضَاة اللّٰہِ ۔' یعنی '' ا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی خاطر دل کو کسی فعل و عمل کے متعلق کردینے کا نام نیت ہے ۔ ''

اس سے معلوم ہوا کہ زبانی کلامی کے بجائے نیت صرف دل ہی سے ہونی چاہیے ۔ پھر نبی اکرم ﷺ کی نماز کی جملہ تفصیل حدیث کی کتابوں میں موجود ہے ۔ کسی ایک بھی روایت سے ثابت نہیں ہو سکا، کہ آپ ﷺ نے زبانی ''نیت'' کا اظہار کیا ہو۔ بلکہ صحیح مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے :

'کَانَ یَفتَتِحُ الصَّلٰوةَ بِالتَّکبِیرِ، وَالقِرَاءَةَ بِالحَمدِلِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ ۔' صحیح مسلم، بَابُ مَا یَجمَعُ صِفَةَ الصَّلَاةِ وَمَا یُفتَتَحُ بِہِ ...الخ، رقم : ۴۹۸

یعنی ''نبی اکرم ﷺ ''اَللّٰہُ اَکبَرُ'' سے نماز شروع کرتے اور قرأت کا آغاز ''اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ'' سے کرتے ۔ ''

اور اعرابی والی روایت میں ہے :

'اِذَا قُمتَ اِلَی الصَّلٰوةِ فَکَبِّر، ثُمَّ اقرَأ مَا تَیَسَّرَ مَعَکَ مِنَ القُراٰنِ ۔' صحیح مسلم، باب : اقرَأ مَا تَیَسَّرَ مَعَکَ مِنَ القُرآنِ، رقم : ۳۹۷

یعنی ''جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو تکبیر کہہ ، ۔ پھر بآسانی قرآن سے جو پڑھ سکتے ہو، پڑھو۔ ''

ایک اور روایت میں الفاظ یوں ہیں :

’تَحرِیمُهَا التَّكبِیرُ، وَ تَحلِیلُهَا التَّسلِیمُ ۔ ‘سنن أبي داؤد، بَابُ الاِمَامِ یُحدِثُ بَعدَ مَا یَرفَعُ رَأسَهُ مِن آخِرِ الرَّكعَةِ، رقم: ٦١٨

یعنی ’تکبیر سے نماز میں داخل ہوتا ہے اور سلام سے فارغ ہوتا ہے ۔‘‘

ان نصوص سے معلوم ہوا کہ زبانی ’’نیت ‘‘کا شرع میں کوئی وجود نہیں ۔ بعد کے اَدوار میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ائمہ عظام تک کوئی فرد بھی اس بات کا قائل نظر نہیں آتا۔ بلکہ مولانا محمد عبدالحی حنفی ’’آکام النفائس ‘‘میں رقمطراز ہیں :

’’زبانی ’’نیت ‘‘کا مسئلہ مجھ سے بہت دفعہ پوچھا گیا، کہ آیا یہ رسول ا ﷺ اور انکے اصحاب سے ثابت ہے یا نہیں؟ اور آیا شرع میں اس کی کوئی اصل بھی ہے؟ تو میں نے یہی جواب دیا، کہ نہ تو شارع ہی سے ثابت ہوا، اور نہ ان کے صحابیوں میں سے کسی ایک سے ثابت ہوا۔ ‘‘

اور علامہ ابن قیم رحمہ اللہ زاد المعاد میں فرماتے ہیں : کہ رسول ا ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ’’اللّٰہ أکبر ‘‘فرماتے اور اس سے پہلے کچھ نہ فرماتے اور نہ یوں کہتے، کہ میں فلاں نماز کی چار رکعت کعبہ کی طرف منہ کرکے امام یا مقتدی ہو کر پڑھتا ہوں اور نہ اداء یا قضاء یا فرض کا نام لیتے۔ جب کہ یہ سب بدعات ہیں۔ کسی نے آپ سے نقل نہیں کیا، نہ سندِ صحیح سے، اور نہ سندِ ضعیف سے، نہ مسند سے، اور نہ مرسل سے۔ بلکہ آپ کے صحابہ (رضی اللہ عنہم) میں سے بھی کسی سے منقول نہیں ہوا۔ اور تابعین میں سے بھی کبھی کسی نے اس کو مستحب نہیں کہا اور نہ چاروں اماموں نے ’’علامہ موصوف کی اس عبارت کو صاحبِ ’’مرقاۃ‘‘ علامہ ملا علی قاری حنفی نے بھی ’’مرقاۃ ‘‘میں نقل کیا ہے اور فقیہ ابن الہمام حنفی ’’فتح القدیر ‘‘، ’’شرح ہدایہ ‘‘میں فرماتے ہیں : کہ بعض حُفّاظِ حدیث نے کہا ہے، کہ رسول ا ﷺ سے نہ تو صحیح طریق سے ثابت ہے، اور نہ ضعیف سے، کہ آپ شروع نماز کے وقت کہتے ہوں، کہ میں فلاں نماز پڑھتا ہوں اور نہ تابعین میں سے کسی سے ثابت ہوا۔ بلکہ آپ سے تو یہی منقول ہے کہ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ’’اللّٰہ أکبرُ ‘‘فرماتے۔ لہٰذا یہ بدعت ہے۔

.جملہ نقول سے مقصود صرف یہ ہے، کہ نماز شروع کرنے سے پہلے زبانی کلامی نیت کا شریعت میں کوئی وجود نہیں۔ بہر صورت اس سے احتراز ضروری ہے۔ حدیث میں ہے :

’مَن أَحدَثَ فِی أَمرِنَا هٰذَا مَا لَیسَ مِنهُ فَهُوَ رَدٌّ ‘صحیح البخاری بَابُ إِذَا اصطَلَحُوا عَلَی صُلحِ جَورٍ فَالصُّلحُ مَردُودٌ، رقم: ٢٦٩٧)

’’جو دین میں اضافہ کرے وہ مردود ہے۔ ‘‘

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ : 387

محدث فتویٰ